تمہیں ہم یاد
رکھیں گے
ایمان پریشے

# تمہیں ہم یاد رکھیں گے

## ایمان پریشے

"محبت وہ نہیں ہوتی جو کرنی پڑے بلکہ محبت وہ ہوتی ہے جو آپ کو ہو جائے۔"

میرا نام رمیز رضا ہے۔لاہور میں گارمنٹس کا بزنس ہے۔ڈیفنس میں گھر، نوکر چاکر، ایک خوبصورت بیوی اور تین بچے ہیں۔ زندگی میں جو میں نے چاہا پالیا۔ لیکن پھر بھی ایک کمی سی ہے جو اکثر مجھے بے چین رکھتی ہے۔ ذات میں ایک خلا ہے جسے پُر نہیں کیا جاسکتا۔ کبھی کبھی دل چاہتا ہے کوئی مجھ سے سب کچھ لے لے لیکن میری ذات کو مکمل کر دے۔ کیونکہ ذات کا ادھوراپن نا تو آپ کو مکمل خوش ہونے دیتا ہے نا جینے دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

جب بھی محبت کا ذکر ہوتا ہے تو ایک چہرا چھم سے ذہن میں اُتر آتا ہے۔۔۔ اپنی معصوم مُسکراہٹ کے ساتھ۔ اور یہ اُس کی مسکراہٹ ہی تھی جس نے مجھے اُس کی طرف متوجہ کیا تھا۔

میں بیرونِ ملک سے ڈگری لے کر آیا تو اُسی مقامی کالج میں پڑھانے لگا جہاں میرے والد پڑھاتے تھے۔ اسٹوڈنٹس کے درمیان وقت بہت اچھا گزرتا تھا۔ میں بہت جلد اپنا بزنس شروع کرنے والا تھا پھر اس جاب کو چھوڑ دیتا لیکن میں نہیں جانتا تھا کہ قسمت مجھے یہاں محبت کی زنجیروں میں باندھنے کے لیے لائی ہے۔

میری عُمر کچھ زیادہ نہیں تھی۔۔۔ کلاس کے بعد میں اسٹوڈنٹس کے ساتھ دوستوں کی طرح انجوائے کرتا۔ وہ بھی میری اسٹوڈنٹ تھی۔۔۔ باقی کلاس کی نِسبت الگ سی تھی اپنی عمر سے چھوٹی لگتی تھی۔ ذہین تھی اور محنتی بھی بہت تھی۔۔۔ اور جب ذہانت اور محنت مل جائیں تو مٹی کو بھی سونا بنایا جاسکتا ہے۔ زیادہ تر اپنے آپ میں ہی مگن رہتی تھی۔ نا فضول باتیں کرتی اور نا دوسری لڑکیوں کی طرح بہت شوخ تھی۔ ہنسنے والی بات پہ بھی بس ذرا سا مسکرا دیتی۔۔۔ اور اُس مسکراہٹ میں ایسی معصومیت تھی جو دیکھنے والے کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی۔

اور پھر نا جانے کب میں دھیرے دھیرے اُس کا اسیر ہوتا چلا گیا۔ کلاس میں اکثر چہ مگوئیاں ہونے لگیں کہ سر مہک کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ کسی نے کہا شاید وہ ذہین ہے اس لیے اور کسی نے کہا شاید وہ اچھی ہے اس لیے۔۔۔ خیر جتنے منہ اُتنی باتیں۔

یہ میری دی ہوئی اہمیت کا ہی نتیجہ تھا کہ مہک اپنی ہر بات مجھ سے شیئر کرنے لگی۔ میں اُس کے پسندیدہ ٹیچرز میں شمار ہونے لگا۔ اسے جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوتا وہ بلا جھجک مجھ سے کہتی۔

اُنھی دنوں اماں ابا گھر میں میری شادی کا ذکر کرنے لگے۔ اماں نے مجھ سے پوچھا کہ بیٹا اگر کوئی لڑکی پسند ہے تو بتا دو کیونکہ زندگی تم نے گزارنی ہے ہم تو اپنی زندگی گزار چکے۔ اور میرے ذہن میں پہلا خیال مہک کا آیا۔ میں بہت سے مُلکوں میں جا چکا تھا طرح طرح کے لوگوں سے مل چکا تھا لیکن وہ پہلی لڑکی تھی جس نے دل کو چُھو لیا تھا۔ دل چاہتا تھا اپنی پُوری زندگی اُسی کے ساتھ گزاروں۔

اماں سے کہہ دیا کہ ابھی مجھے کچھ وقت چاہیئے۔ اور رات کو پہنچ گیا اپنے دوست احسن کے پاس۔۔۔ سارا مسئلہ اُس کے گوش گزار کیا۔ پہلے تو اُس نے خوب مذاق بنایا لیکن جب اُس نے دیکھا کہ میں سنجیدہ ہُوں تو اُسے بھی میری بات کو سنجیدہ لینا پڑا۔ اُس نے مجھے بہت سمجھایا کہ یار رمیز تُو ایک بار پھر سے سوچ لے وہ تیری اسٹوڈنٹ ہے۔

ہمارا معاشرہ اِس بات کی اجازت ہرگز نہیں دیتا۔ اُستاد کو باپ کا درجہ دیا جاتا ہے۔

میں نے بے بسی سے کہا۔۔ "میں جانتا ہُوں۔۔۔ اخلاقی طور پہ سوچوں تو بہت شرمندگی محسوس کرتا ہوں۔ لیکن یہ دِل کچھ سمجھنے کو تیار ہی نہیں۔"

اُس دن احسن کے گھر سے واپسی پہ میں نے بہت سوچا۔ دماغ نے لاکھ سمجھایا کہ اس خواہش سے دستبردار ہو جا۔ اس میں سِوائے نقصان کے کچھ نہیں ہو گا۔ زمانہ بھی ملامت کرے گا اور کیا پتا مہک بھی یہ سن کے ہمیشہ کے لیئے رُوٹھ جائے۔ لیکن دل تھا کہ دماغ کے سب دلائل رد کر رہا تھا۔ اُس کی ایک ہی ضد تھی کہ محبوب ہو تو من چاہا جس کا ساتھ سچی خوشی دے۔

دماغ کے ہزاروں دلائل تھے۔

اور دل کا صرف ایک جواب "مجھے اُس سے محبت ہے"۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلے دن میں اور احسن ساحلِ سمندر پہ گئے۔ اُداسیوں کا پانیوں سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ جب بھی دل پریشان ہو۔۔ اُداس ہو تو پانی کے قریب جانا چاہتا ہے۔ دل چاہتا ہے کہ ساحلوں پہ گیلی ریت پہ چلتے چلے جائیں اور کہیں افق کے پار چلے جائیں۔

احسن سنگی بنچ پہ بیٹھا کوئی ضروری کال کر رہا تھا۔ جیسے ہی اُس کی کال بند ہوئی وہ ہاتھ ہلاتا ہوا میری طرف چلا آیا۔ میں نے اُسے کہا یہ دیکھو۔۔۔ اور وہاں ساحل کی گیلی ریت پہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا جہاں میں نے دو تین بار مہک کا نام لکھا تھا۔ احسن کچھ دیر کو بلکل خاموش ہو گیا پھر اُس نے دھیرے سے میرے کندھے پہ ہاتھ رکھا اور بولا۔۔ "چل یار کوشش کرتے ہیں کیونکہ یہ محبت کی بازی ہے۔۔۔ ہارے بھی تو بازی مات نہیں۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆

احسن نے مجھے کہا کہ سب سے ضروری ہے مہک کی مرضی معلوم کرنا۔۔ کیونکہ اگر وہ راضی ہو تو ہی بات کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔

جب اگلے دن میں کالج پہنچا تو وہ دن بھی باقی دنوں جیسا ہی تھا۔۔ لیکن مجھے سب کچھ الگ سا لگ رہا تھا۔ دل میں ایک ڈر بھی تھا کہ نا جانے مہک کا ردِ عمل کیا ہو گا۔۔۔؟

کبھی لگتا شاید وہ ناراض ہو جائے اور کبھی بات نہ کرے۔۔۔ لیکن ایک امید بھی تھی کہ میرے سچے جذبے اسے ماننے پہ مجبور کر دیں گے۔ کلاس ختم ہونے کے بعد جب سب اسٹوڈنٹس کلاس سے نکل رہے تھے میں نے مہک کو روک لیا۔ جب کلاس خالی ہو گئی تو میں نے ادھر اُدھر کی باتوں کی بجائے سیدھی طرح کہا۔۔۔

"مجھ سے شادی کرو گی۔۔؟"

ایک لمحے کو اُس کی آنکھوں میں حیرت اُتری۔۔۔ اور پھر اُن کی جگہ ناگوار تاثرات نے لے لی۔

کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔؟ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟ وہ حیرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ بولی۔"

"میں ایسا اس لیے کہہ رہا ہوں کیونکہ محبت کرتا ہوں آپ سے۔۔۔ اور شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

وہ کچھ لمحے خاموشی سے افسوس کے ساتھ مجھے دیکھتی رہی۔۔۔ اور پھر کلاس سے نکل گئی۔

مجھے یوں لگا جیسے دل پہ کوئی بوجھ آپڑا ہو۔ میں بوجھل دل لیے وہاں سے اُٹھ آیا۔ یہ احساس ہی جان لیوا تھا کہ اب وہ مجھ سے بات بھی نہیں کرے گی۔ گھر آکے بھی میں نے اُسے کال کرنے کی بہت کوشش کی۔۔۔ کچھ دیر بیل جاتی رہی پھر موبائل آف کر دیا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلے روز جب میں کالج گیا تو مہک نے مجھے مکمل نظر انداز کیا۔ اور کہا تو صرف اتنا کہ۔۔ "میں اپنے گھر والوں کو آپ کی اس حرکت کے بارے میں نہیں بتا سکتی کیونکہ وہ مجھے گھر بٹھالیں گے بھلے ہی میری کوئی غلطی نہیں ہے اور مجھے ابھی بہت پڑھنا ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ آئندہ آپ ایسی کوئی فضول بات نہ کریں۔"

میں سر جھکائے اُس کی بات سنتا رہا اور نہ جانے مجھے کیا ہوا کہ میں گھر آکے بہت رویا۔ مجھے خود حیرت ہو رہی تھی کہ میں کیوں رو رہا ہوں۔ کوئی دیکھتا تو کیا سوچتا کہ ایک مرد یوں بچوں کی طرح رو رہا ہے۔ مجھے یوں لگتا تھا کسی نے مجھ سے میری سب سے پیاری چیز چھین لی ہو۔

نتیجہ یہ نکلا کہ رات تک مجھے تیز بخار نے آلیا۔ اور ایسا بخار ہوا کہ پورے ایک ہفتے تک میں کالج نہ جا پایا۔ میرے سب اسٹوڈنٹس نے کال کر کے میری خیریت دریافت کی۔ لیکن مجھے جس کی کال کا انتظار تھا صرف اُسی کی کال نہ آئی۔

اور جب ایک ہفتے کے بعد میں کالج گیا تو کمزوری چہرے سے عیاں تھی۔ شیو بھی بڑھی ہوئی تھی۔ سب اساتذہ اور طلبا نے میرا حال پوچھا۔ میری نظریں مہک کے چہرے پہ تھیں جو مجھے اُس دن کی نسبت خاموش خاموش سی لگی۔۔۔ اور شاید پریشان بھی۔۔۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کن اکھیوں سے مجھے دیکھ رہی ہو۔ لیکن جب میں دیکھتا تو وہ نگاہیں پھیر لیتی اور یوں ظاہر کرتی جیسے کتاب پڑھنے میں مگن ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اُس دن مجھے توقع نہیں تھی کہ مہک مجھے کال کرے گی۔ اس نے مجھے کال کی اور میرا حال دریافت کیا۔ اُس کی آواز میں میرے لیے فکرمندی تھی جو مجھے بہت اچھی لگ رہی تھی۔

اُس دن اُس نے کال پہ مجھے بہت سمجھایا۔ میرے فیصلے کے نتائج کا خوفناک نقشہ کھینچا۔ اور کہا کہ آپ بھول جائیں اس بات کو، یہی بہتر ہے۔

وہ میری بیماری کی وجہ سے فکر مند تھی۔ اور میں دل ہی دل میں بہت خوشی محسوس کر رہا تھا کہ چلو اسی بہانے اسے میری فکر تو ہوئی۔

اُس نے تاکید کی کہ آئندہ میں کالج ویسے ہی آؤں۔۔ جیسے ہمیشہ سے آتا رہا ہوں۔

اگلے دن میں شیو کر کے فریش حلیے میں کالج گیا۔ گو کہ کمزوری ابھی بھی تھی لیکن میں پچھلے دن کی نسبت فریش لگ رہا تھا۔ اور مجھے محسوس ہوا کہ مجھے پہلے کی طرح دیکھ کے اُس کے چہرے پہ طمانیت پھیل گئی تھی۔

دن معمول کے مطابق گزر رہے تھے۔ میرے دل میں ہر گزرتے دن کے ساتھ محبت بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ یوں جیسے دل کی سرزمین پہ اپنے قدم مضبوط کر رہی ہو۔

مہک اب کافی احتیاط کرنے لگی تھی۔

میں اُس کے کہنے کے باوجود اُسے نظر انداز نہیں کر پاتا تھا۔۔۔ بلکہ پہلے سے زیادہ اہمیت دینے لگا تھا۔

اور پھر میں نے محسوس کیا کہ اُس کا برتاؤ پہلے جیسا ہی ہو گیا تھا۔ یوں جیسے ہمارے درمیان کبھی کوئی بات ہوئی ہی نہ ہو۔ اب وہ اکثر مجھے میسج کرتی اور کبھی یوں ہی حال پوچھنے کو کال کر لیا کرتی۔

انھی دنوں میں نے کالج چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ جب مہک کو اس بات کی خبر ہوئی تو کچھ لمحوں کو وہ بلکل خاموش ہو گئی۔ اور پھر دھیمی آواز میں بولی۔۔ "آپ نہیں جائیں۔

"کیوں نہ جاؤں جس سے محبت ہے وہ تو مانتی نہیں۔۔ یہاں رہ کے درد ہی ملنا ہے۔"

"میری بات سن کے اُس نے ذرا کی ذرا نگاہ اُٹھائی اور بولی۔۔۔ "سمجھ لیں مان گئی وہ۔۔

یہ کہہ کر وہ رکی نہیں اور وہاں سے چلی گئی۔

مجھے خوشگوار حیرت نے گھیر لیا۔ نہ جانے کب وہ بھی محبت کے اس سفر میں میری ساتھی بن گئی تھی۔

زندگی بہت خوبصورت ہو گئی تھی۔۔یوں جیسے قوسِ قزح کے ساتوں رنگ میرے آس پاس بکھر گئے ہوں۔ایسا لگتا قسمت کی مہربان دیوی نے مجھ پر اپنے پروں سے سایہ کر دیا ہو۔

میں جب بھی اُسے دیکھتا وہ دھیرے سے مسکرا دیتی۔اکثر میں اُس کی پسندیدہ چاکلیٹ لے جاتا اور وہ مجھے اچھی کتابیں گفٹ کرتی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

انھی دنوں اماں نے ایک بار پھر مجھ سے شادی کی بات کی۔میں نے اماں سے کہا کہ جلد ہی آپ کو بتادوں گا۔اور مہک سے کہا کہ میں آپ کے گھر رشتے کے لیے اپنے والدین کو بھیجنا چاہتا ہوں۔مہک نے میری بات سننے کے بعد کہا کہ ابھی آپ کچھ وقت انتظار کر لیں جب تک میری پڑھائی مکمل نہیں ہو جاتی۔میں اس کی بات مان گیا۔میرے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ شادی کے لیے مان گئی ہے۔

دن مہینوں میں ڈھلتے گئے اور آخر کار اُس کی پڑھائی مکمل ہو گئی۔وہ بہت خوش تھی اور میں اُس کی خوشی میں بہت خوش تھا۔کچھ دن گزرنے کے بعد میں نے دوبارہ اُس سے رشتہ کی بات کی۔اُس نے کہا کہ وہ گھر پہ بات کرے گی۔

میں چاہتا تھا کہ جلد سے جلد ہم اپنی محبت کو حتمی نام دے دیں۔میں دن رات سوچتا تھا کہ جب وہ ہمارے گھر آجائے گی تو مجھے یہ گھر زیادہ حسین لگے گا۔دن اُس سے باتوں میں اور رات مستقبل کے خواب دیکھنے میں گزر جاتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہی ہوا جس کا ہمیں ڈر تھا۔اُس کے گھر والوں نے سختی سے منع کر دیا۔وہ بہت پریشان تھی اُس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ پلک جھپکتے سب کو منا لے۔لیکن یہ کام اتنا آسان بھی نہیں تھا۔

مہک کے کہنے پر میں نے بھی اُس کے والدین سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن اُن کا ایک ہی جواب تھا کہ ہم ذات برادری کے باہر رشتہ نہیں کرتے۔وہ اُن کی اکلوتی بیٹی تھی اُنھیں اُس کی خوشی عزیز تھی لیکن وہ بھی مجبور تھے اگر وہ اس کی خوشی کی پرواہ کرتے تو خاندان کے لوگ اُن کا جینا دوبھر کر دیتے۔ان سب باتوں نے ہمارے اندر معاشرے کے اصولوں کے خلاف عجیب بیزاری سی بھر دی تھی۔ہم سوچتے کہ کاش یہ ذات نام کی چیز ہوتی ہی نا۔۔۔انسان کو صرف انسان سمجھا جاتا۔

گھر میں اماں کا شادی کے لیے دباؤ بڑھتا جا رہا تھا۔اور مہک اپنے گھر والوں کو منانے میں ناکام تھی۔

اور پھر ایک دن نا جانے کیا ہوا مہک نے مجھے کال کی اور کہا کہ۔۔ "آپ شادی کر لیں جہاں بھی آپ کے والدین کہتے ہیں۔ کیونکہ میرے گھر والے کبھی نہیں مانیں گے۔۔ آخر آپ کب تک انتظار کریں۔"

میں نے اُس سے کہا کہ میں انتظار کر سکتا ہوں۔ لیکن اس کے مطابق ایسے انتظار کا بھی کیا فائدہ تھا جس کے آخر میں بھی ناکامی ہی مقدر تھی۔

ان سب باتوں کے باوجود بھی میں انتظار کرنے کو تیار تھا۔ لیکن یہ بھی سچ تھا کہ میرے گھر والے اب جلد سے جلد میری شادی کرنا چاہتے تھے۔ اماں کہتیں کہ یہی تو عمر ہے شادی کی۔۔۔ اب نہیں کرو گے تو کیا بڑھاپے میں کرو گے۔

مہک کے ساتھ بات کیے بنا میں نہیں رہ پاتا تھا۔ اور کچھ ایسا ہی حال اُس کا بھی تھا۔ ہم یوں ہی کال پہ ڈھیروں باتیں کرتے۔ لیکن محبت کے ذکر سے گریز کرتے تھے۔ یہ ایک طرح کا خاموش معاہدہ تھا جو ہم نے ایک دوسرے سے کر رکھا تھا۔

"اور پھر ایک دن اماں نے مجھ سے کہا کہ۔۔۔ "میں نے تمہارے لیے لڑکی دیکھ لی ہے۔ اور اب میں انکار نہیں سنوں گی۔

ابا نے بھی اماں کی بات کی پرزور تائید کی۔ اور میں بوجھل دل لیے وہاں سے اٹھ گیا۔ مجھے لگتا تھا کہ میں کبھی کسی اور کے ساتھ خوش نہیں رہ پاؤں گا۔ اور جب میں مہک کو بہت یاد کر رہا تھا تو اس کی کال آ گئی۔ میں نے سوچا کہ اُسے رشتے والی بات بتا دوں۔ لیکن اس کے بعد اگر اُس نے مجھ سے بات نہ کی تو میں کیسے زندہ رہ پاؤں گا۔ میں نے اُسے بتانے کا ارادہ فی الوقت ملتوی کر دیا۔ اور معمول کے مطابق اُس سے بات کرتا رہا۔

دن یوں ہی گزرتے رہے۔ اماں نے بتایا کہ وہ لوگ منگنی کی بجائے شادی کرنا چاہتے ہیں اور اماں کو اس بات پہ کوئی اعتراض نہیں تھا۔

"میں نے کہا۔۔ "اتنی بھی جلدی کیا ہے۔۔؟؟

لیکن اماں نے میری بات کو کوئی اہمیت نہ دی اور شادی کی تاریخ طے کر دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مجھے اپنا دل بہت خالی سا لگتا تھا۔ میں سمجھنے سے قاصر تھا کہ مہک کی جگہ کسی اور کو کیسے دے پاؤں گا۔

## پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

جس دن شادی کی تاریخ طے ہوئی۔ مہک مجھے کال پہ کچھ پریشان سی لگی۔ میں نے اُس سے پریشانی کی وجہ دریافت کی تو وہ بولی۔۔"نہ جانے کیوں آج دل پریشان سا ہے۔"

میں دل ہی دل میں بہت حیران ہوا۔ شاید اسی کا نام محبت ہے۔

"میں نے کہا۔۔" کوئی تو وجہ ہو گی۔"

میں سمجھنے سے قاصر ہوں کہ کیا وجہ ہے۔۔"اس نے دھیرے سے جواب دیا۔"

اسی وقت میں نے سوچا کہ اب اسے بتا دینا چاہیئے۔ اور پھر میں نے ہمت کر کے اسے بتا دیا کہ میری شادی ہو رہی ہے۔

وہ کچھ دیر کو بلکل خاموش ہو گئی۔ اور جب بولی تو یوں لگا جیسے ڈھیروں کانچ یک لخت ٹوٹ گئے ہوں۔

"لیکن وہ بہت ہمت سے خوشگوار لہجے میں بولی۔۔" یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ آپ کو شادی کی بہت بہت مبارک ہو۔

"مجھے بھی شادی پہ بلائیں گے نا۔۔؟"

نہیں مہک میں نہیں بلاؤں گا۔ تم یہ بات نہیں سمجھ پاؤ گی اور نہ میں تمہیں سمجھا پاؤں گا"۔"

وہ خاموش ہو گئی۔

اُسی وقت کچھ دوست آ گئے اور مجھے کال بند کر کے جانا پڑا۔

کچھ وقت گزرا ہو گا جب میرے موبائل کی بِپ بجی۔ مہک کا میسج تھا۔ اس نے لکھا تھا کہ آئندہ آپ مجھے میسج نہیں کریں گے اور میرا نمبر بھی اپنے موبائل سے ڈیلیٹ کر دیں۔ اور اپنے پاس میری دی ہوئی کوئی بھی ایسی چیز نہ رہنے دیں جو آنے والی لڑکی کو ہرٹ کرے۔ جو آ رہی ہے اُس کی کسی بھی لحاظ سے حق تلفی نہیں ہونی چاہیئے۔

میں نے اس سے کہا کہ میں اپنی پوری کوشش کروں گا۔

اس کے بعد اُس نے آخری میسج کیا۔ جیسے جیسے لفظوں پہ نظر پڑتی گئی۔۔۔ دل کا درد بڑھتا ہی گیا۔

مجھے تم یاد نہ کرنا

کبھی گزری کوئی بات جو یاد آئے تو

سنو تم مسکرا دینا

کوئی منظر پرانا نگاہوں سے گزرے تو

اک پل ٹھہر جانا

کبھی آہٹ میری دل میں سنائی دے

اک دھڑکن نام کر دینا

کبھی پلکیں تمہاری بھیگ جائیں تو

سنو آنسو بہالینا

میرا جب نام آئے تو

ذرا سا مسکرا دینا

کبھی بارش پرانی یاد لائے تو

تم اُس میں بھیگ سے جانا

پر مجھ کو یاد نہ کرنا

مجھے تم یاد نہ کرنا

میں جانتا تھا اُس رات وہ بہت روئی ہو گی۔ اور رویا تو میں بھی بہت تھا۔ اُس سے دور جانا کچھ اتنا آسان بھی نہ تھا۔ اُس دن کے بعد پھر کبھی ہماری بات نہیں ہوئی۔ میں نے اُسے کال کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا نمبر بند تھا اور شاید اب اُسے ہمیشہ بند ہی رہنا تھا۔

معمول سا لگتا تھا اُس کا ہزاروں باتیں کرنا

اب خاموشی اُس کی مجھے انہونی لگتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

دن مہینوں میں اور مہینے سالوں میں بدلتے گئے۔ میری شادی ہو گئی۔ میری بیوی ارم ایک اچھی لڑکی تھی۔ اس میں ایک اچھی اور فرمانبردار بیوی کی تمام خوبیاں موجود تھیں۔ میں نے اس کے حقوق پورے کیے اُسے ہمیشہ خوش رکھا۔ میرے تین خوبصورت بچے ہیں جن سے میرے گھر میں رونق ہے۔

لیکن آج بھی مہک میری صبح کی پہلی اور شام کی آخری سوچ ہے۔

اِک عمر لگی جدا ہونے میں

محبتیں یک لخت کہاں مرتی ہیں

وہ کہا کرتی تھی کہ۔۔ "کائنات میں خدا دو انسانوں کو ایک دوسرے کا عکس بنا کے زمین پہ بھیجتا ہے۔ وہ جو ایک دوسرے کو مکمل کرتے ہیں"۔

اور میں ہنس کے کہتا۔۔ "ہاں۔۔ میاں بیوی ہی وہ دو انسان ہوتے ہیں"۔

وہ نا میں سر ہلاتی اور کہتی۔۔ "نہیں۔۔ اگر ایسا ہوتا تو دنیا کے تمام میاں بیوی ایک دوسرے سے محبت کرتے۔ لیکن ایسا نہیں ہے آئے روز طلاقیں ہوتی ہیں۔ وہ دنیا کا کوئی بھی انسان ہو سکتا ہے جس کی موجودگی آپ کو مکمل ہونے کا احساس دے۔ اور یہ ضروری "نہیں کہ وہ میاں بیوی ہی ہوں۔

اُسے لگتا تھا کہ میں وہ انسان ہوں جو اسے مکمل کرتا ہے۔

اور وہ یہ بھی کہتی تھی کہ۔۔ "لوگ ساری زندگی گزار کے چلے جاتے ہیں۔ لیکن اُس انسان سے بے خبر رہتے ہیں۔ وہ ساری زندگی کسی اور کے ساتھ گزار دیتے ہیں۔ میں خوش قسمت ہوں کہ مجھے آپ کی محبت تو ملی۔۔۔ بھلے ہی کچھ دیر کو سہی لیکن آپ کا ساتھ تو ملا۔ اور مجھے یہ تو پتا ہے کہ کائنات میں وہ دوسرا انسان کون ہے جو میرا عکس ہے۔ جو مجھے مکمل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور جسے "صرف میں ہی مکمل کر سکتی ہوں۔

کیونکہ خوش تو آپ کو کوئی بھی رکھ سکتا ہے لیکن مکمل صرف کوئی ایک ہی کر سکتا ہے"۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆

امبر پہ بادل ہیں اور چاند بادلوں کے پردے کے پیچھے سے جھانک رہا ہے۔ اور میں چاند کو دیکھتے ہوئے سوچ رہا ہوں کہ وہ ٹھیک کہتی تھی مجھے صرف وہی مکمل کر سکتی تھی۔ کیونکہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی دل میں ایک خالی پن ہے اور یہ خالی پن اب عمر بھر ساتھ ہی رہنے والا ہے۔ اور وہ جہاں کہیں بھی ہو گی اس خالی پن کو وہ بھی محسوس کرتی ہو گی کیونکہ یہ خالی پن تو اُس کا بھی مقدر ہے۔

نئی رتوں کے آنے پہ

فلک تک دور جانے پہ

پرانے زخم کھلنے پہ

سَمے میں لوٹ آنے پہ

تمہیں ہم یاد رکھیں گے

کتابِ ہستی کے اوراق پلٹنے پہ

ہَوا کے رخ بدلنے پہ

دل کے دھڑکنے پہ

تمہیں ہم یاد رکھیں گے

خوشیوں کے آنے پہ

غموں کے لوٹ جانے پہ

آنسو بہانے پہ

تمہیں ہم یاد رکھیں گے

سانسوں کے تھمنے تک

زیست کی شام ہونے تک

تمہیں ہم یاد رکھیں گے

تمہیں ہم یاد رکھیں گے

☆☆☆☆☆☆☆

ختم شُد

آپکی قیمتی رائے کا انتظار رہے گا۔۔